سوال

(15) بلاوجہ طلاق دینے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام قرآن وسنت کی روشنی میں

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ طلاق بذات خود ایک ناپسندیدہ عمل ہے لیکن بحالت مجبوری ، بوقت ضرورت اسے جائز رکھا ہے ۔

اس ناپسندیدگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلاق آخری حربہ ہے اس سے قبل جہاں تک اصلاح کا امکان ہو تو اس کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

اسی بنیادی اصول پر میرے تین سوال ہیں ۔

لیکن پہلے قصہ مختصر

ایک عورت اپنے شوہر کی وفا شعار بیوی ہے ، بڑی نیک ، پرہیزگار ، متقی ، خدمت گذار بیوی ہے ، شوہر کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کو احسن انداز میں پورا کرتی ہے ، شوہر کو اس سے کوئی شکایت نہیں وہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ میری بیوی بڑی وفا شعار اور خدمت گذار ہے ۔ میری ضرورتوں کا خیال کرتی ہے ، کبھی کوئی جھگڑا یا ناچاقی نہیں ہوئی ۔

لیکن دل اور عشق بڑا کمبخت ہے ، اس کے شوہر کی نظر کسی دوسری عورت پر پڑتی ہے وہ اس سے شادی کے لئے تیار ہو جاتا ہے ، اس کی بیوی کو کوئی اعتراض بھی نہیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنی نیک سیرت وفا شعار بیوی کو طلاق دے دیتا ہے ، یا وہ عورت شرط رکھتی ہے اس شرط پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے ۔

اب میرا سوال ہے ۔

1. کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی ؟

2. کیا یہ شخص گنہگار کہلائے گا اس سے مواخذہ ہوگا ۔ ؟

3. ایسی صورت دی گئی طلاق ، طلاق سنی یعنی سنت اور شرعی طریقہ کے مطابق تصور ہوگی یا طلاق بدعی یعنی بدعت تصور ہوگی ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔جی ہاں صورت مسؤلہ میں طلاق واقع ہوجائے گی۔

2۔اس نے ایک مکروہ اور ناپسندیدہ فعل کا ارتکاب کیا ہے،جس پر اسے اللہ سے معافی مانگنی چاہیئے۔

3۔اگر اس نے سنی طریقے کے مطابق طلاق دی ہے تو سنی ہوگی ورنہ بدعی ہوگی،فقط بلاعذر طلاق دینے کی وجہ سے وہ طلاق بدعی نہیں بنے گی۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد01